حصہ دوم

سوال نمبر 1

I اسلام کے بنیادی عقائد :

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں عام انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک ہر پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ اسلام کے بنیادی پانچ عقائد پر ہے جیسے اللہ پر ایمان، رسولوں پر ایمان، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں اور آخرت پر ایمان ہے۔ اسکے علاوہ خیر و شر کو اللہ کے طرف سے تصور کرنا بھی عقائد کا حصہ، موت کے بعد کے زندگی، روز قیامت وغیرہ بھی شامل ہے۔

۱۔ عقیدہ توحید :

اللہ کے ذات پر یقین کرنا، اسکے یکتائی پر پختہ ایمان عقیدہ توحید کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ تصور کیا جاتا ہے۔ اسکے ماننے کے بعد انسان شرک اور تذبذب سے بچ جاتا ہے۔

۲۔ عقیدہ رسالت :

اللہ تعالیٰ کے بھیجے گئے پیغمبروں پر ایمان لانا، انکی تعلیمات کو درست تسلیم کرنا عقیدہ رسالت ہے۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کو آدمؑ سے لیکر حضرت محمدؐ تک

تمام انبیا پر ایمان رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ حضور کے ختم رسالت پر یقین اس عقیدے کا اہم جز ہے۔

"بے شک ہم نے تم میں نبی بھیجے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔" — القرآن

۳) **آسمانی کتابوں پر ایمان:**

اللہ نے انسانوں کی رہنمائی کیلئے مختلف ادوار میں مختلف انبیا بھیجے اور انکو صحیفے اور کتابیں بھی بطور تحفہ دیئے۔ جو نا صرف انسان کے زندگی کے اصل مقصد کو اجاگر کرتی ہے بلکہ اسکو زندگی کے معاملات قرآن و سنت کے رو سے حل نمٹنے کی مشعل راہ دیتی ہے۔ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان عقائد کا حصہ ہے۔ اگرچہ قرآن کے علاوہ دوسرے کتابیں اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

ترجمہ: "بے شک یہ ذکر (قرآن) ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی نگہبان ہے۔"

— القرآن

۴) **فرشتوں پر ایمان:**

فرشتے اللہ کے مخلوق ہے جو نور سے بنے ہے۔ انکو اللہ نے مختلف ذمہ داریاں دی ہے۔ جیسے حضرت جبرئیلؑ کا وحی لانا، حضرت اسرافیلؑ کا صور پھونکنا، حضرت میکائیلؑ کا بارش اور کھانے کا بندوبست کرنا، حضرت عزرائیلؑ کا جان قبض کرنا ہے۔ اسکے

علاوہ کراماً کاتبین کا اعمال لکھنا، منکر نکیر کا سوال جواب کرنا وغیرہ بھی فرشتوں کی ذمہ داریاں ہیں۔ فرشتوں کو اللہ کی مخلوق تصور کرنا اور ان پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد کا حصہ ہے۔

II عقیدہ آخرت کا نظریہ:

عقیدہ آخرت سے مراد ہے اس بات پر ایمان لانا کہ یہ دنیا فانی ہے، ایک دن ختم ہونی والی ہے۔ ہمیں اللہ کے حضور اپنے اعمال کے جواب دینے ہیں۔ یہ وہ عقیدہ ہے جو انسان کو برائی سے روکنے اور اچھائی کی طرف گامزن کرنے میں مدد دیتی ہے۔

۱) آخرت: دنیا کی فصل کاٹنے کی جگہ:

دنیا کو آخرت کی کھیتی قرار دینا درست ہے کیونکہ انسان نے جو اعمال دنیا میں کیئے ہوں وہی اسکو آخرت میں سزا و جزاء کا باعث بنیں گے۔

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

۲) سزا و جزا کا تصور:

عقیدہ آخرت انسان میں سزا اور جزا کا تصور اجاگر کرتا ہے۔ یہ احساس کہ ایک دن اسے اسکے اعمال کے عوض سزا و جزا ملے گی۔ انسان کو برائی سے اجتناب اور اچھائی کی طرف راغب کرتا ہے۔

ترجمہ: "اور جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسکو دیکھ گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی تو اسے دیکھے گا۔"

——القرآن

۳) **جنت اور دوزخ کا تصور:**

عقیدہ آخرت انسان کو جنت اور دوزخ سے آشنا کرتا ہے۔ قیامت کے دن ہر انسان کے اعمال تولے جائینگے جسکی نیکیاں زیادہ ہونگی وہ جنت اور جسکی برائی (گناہ) زیادہ ہونگے اسے دوزخ میں بھیجا جائیگا۔

"جنت میں نہریں بہتے گے۔" ——القرآن

۴) **نہ ختم ہونے والی زندگی:**

یہ دنیا ختم ہونے والی ہے اور آخرت کی زندگی نہ ختم ہونے والی ہے۔ ابدی زندگی ہے۔ انسان ہمیشہ تک رہے گا۔ اسطرح جنت اور دوزخ کا ٹھکانہ ہی اصل میں انسان کا ٹھکانہ ہے۔ یہ دنیا فقط دو دن کی ہے اگر آخرت سے اسکا موازنہ کیا جائے۔

III) عقائد کے ذریعے فرد اور معاشرے کی اصلاح:

عقیدہ ہے جو انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔ انسان اگر یہ عقیدہ نہ مانے تو پھر وہ دنیا میں اپنی مرضی کرتا پھریگا۔ نہ وہ اللہ کا ڈر ہوگا نہ آخرت کی فکر۔

A) فرد کی اصلاح:

اسلام کے عقائد انسان کی انفرادی زندگی کو سنوارنے اور اسے اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کے عین مطابق کرانے میں بڑا کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

1) احساس ذمہ داری:

عقائد انسان میں احساس ذمہ پیدا کرتا ہے۔ انسان کی اصلاح ہو جاتی ہے کہ اللہ نے ہمیں کس لیے پیدا کیا ہے اور ہمارے زندگی کا آخری پڑاؤ کسطرف ہے۔

2) زندگی کا مقصد:

اگر عقائد نہ ہوتا تو انسان ادھر ادھر بھٹکتا اور غافل ہو جاتا۔ عقائد ہی کی وجہ سے انسان کو اسکے زندگی کا مقصد اور دنیا بنانے کا مطلب سمجھ آتا ہے۔

3) بہادری کا جذبہ:

جب انسان اللہ کو خالق و مالک تسلیم کرتا ہے تو پھر وہ دنیا سے بے نیاز اور خوف و ڈر سے دور ہو جاتا ہے۔

۴) **دنیا بنانے کا راز:**

عقائد کی وجہ سے انسان کو اس دنیا کے بنانے کا مقصد سمجھ آتا ہے۔ جیسے قرآن میں اللہ فرماتا ہے "میں نے انسانوں اور جنات کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔"

۵) **مختلف نظاموں کا علم:**

قرآن کا علم ہمیں دنیا کے وجود میں آنے سے لیکر انسان کا گوشت کے لوتھڑے سے بننے تک کا علم دیتا ہے۔ آج سائنس جو دریافت کر رہا ہے اسکے لئے قرآن کو بطور ثبوت استعمال کیا جاتا ہے۔

۶) **زندگی گزارنے کا طریقہ:**

عقائد انسان کو معاملات، اخلاقیات اور لین دین وغیرہ میں رہنمائی فراہم کرتا ہے حضور کی زندگی اور قرآن سے ہم زندگی کے مختلف پہلوؤں میں رہنمائی لے سکتے ہیں۔

B) ۷) **معاشرے کی اصلاح:**

عقائد نہ صرف انسان کے انفرادی زندگی کو سنوارتا ہے بلکہ تمام معاشرے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

۱) **فلاح و بہبود کا جذبہ:**

عقائد کے وجہ سے انسان میں "میں" والا جذبہ کم اور "ہم" زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ اسطرح معاشرہ فلاح و بہبود کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

۲) **رنگ و نسل کی تفریق کا خاتمہ:**

جب انسان خود کو اللہ کی مخلوق تصور کرتا ہے اور عقائد میں مشابہت پاتا ہے تو اس میں رنگ و نسل، ذات پات وغیرہ ختم ہو جاتے ہیں۔ جیسے حضور نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا تھا "کسی کو دوسرے پر فوقیت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔"

۳) **دوسروں کا احساس:**

عقائد انسان میں دوسروں کے احساسات پیدا کرتا ہے۔ خود کو پڑوسیوں، رشتہ داروں کے حق میں اللہ کے ہاں جواب دہ ہونے کی وجہ سے وہ دنیا میں اچھے کام کرتا ہے اور دوسروں کا خیال رکھتا ہے۔

۴) **صدقات و خیرات کا جذبہ:**

جیسے کہ اللہ اور اسکے رسول نے انسانوں کو صدقات و خیرات کا حکم دیا ہے اسطرح اسلام کے عقائد پر ایمان رکھنے والے یہ راہ اپنا کر معاشرے سے غربت اور رقم کی جمع کو ختم کرتے ہیں۔

۵) **اخلاقی پاکیزگی:**

انسان کا عقیدہ کہ اس نے ایک دن اللہ کے حضور کھڑا ہونا ہے اس میں اچھے اخلاق کو اجاگر کرتا ہے اور اسطرح وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ بہترین طریقے سے پیش آتا ہے اور معاشرہ ایک امن کا معاشرہ بن جاتا ہے۔

۶) **اتفاق کا جذبہ:**

عقیدہ انسان میں اتفاق کا جذبہ

پیدا کرتا ہے۔ جب انسان عقیدوں کے بناء پر متقین طور پر عبادات سر انجام دیتا ہے تو وہ اتفاق کو اپنا شیوہ بنا لیتا ہے۔

IV۔ خلاصہ کلام:

عقائد انسان کو نہ صرف زندگی گزارنے بلکہ آخرت کے تیاری میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ عقیدہ ہی کی وجہ سے انسان اپنی زندگی کا مقصد متعین کرتا ہے۔ اور زندگی کو آخرت کی کھیتی سمجھ کر اپنا سب کچھ اللہ اور اسکے رسول کے بتائے ہوئے احکامات کے عین مطابق کرتا ہے۔

سوال نمبر ۲

I تصورِ نماز:

جس طرح اسلام ہمیں عقائد کے بارے میں رہنمائی دیتا ہے اسی طرح یہ ہمیں انکو سرانجام دینے کیلئے عبادات کا مجموعہ بھی دیتا ہے۔ قرآن اور سنت ہمیں عبادات کو صحیح طریقے سے ادا کرنے کا درس دیتے ہیں۔

۱) نماز کے معنی و مفہوم:

نماز کو عربی میں صلوۃ کہتے ہے جسکا مطلب ہے خشوع و خضوع، دعا وغیرہ۔ یہ وہ عبادت ہے جو انسان کو اللہ کے حضور کھڑا کرواتا ہے: اللہ نے مسلمانوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہے۔ یہ اللہ نے حضورﷺ کو شب معراج کے موقع پر بطور تحفہ دیا تھا۔

۲) قرآن میں نماز کا تذکرہ:

اللہ نے مختلف جگہوں پر نماز کی پابندی کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ عبادت ہے جو قرآن میں سب سے زیادہ بیان کی گئی ہے۔

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو تاکہ تم میں رحم کیا جائے۔"

۳) احادیث میں نماز کا تذکرہ:

حضورﷺ نے فرمایا ہے: "نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز قائم کیا اس نے دین کو بنا دیا اور جس نے ترک کر دیں اس نے دین کو گرا دیا۔"

II نماز کے اقسام:

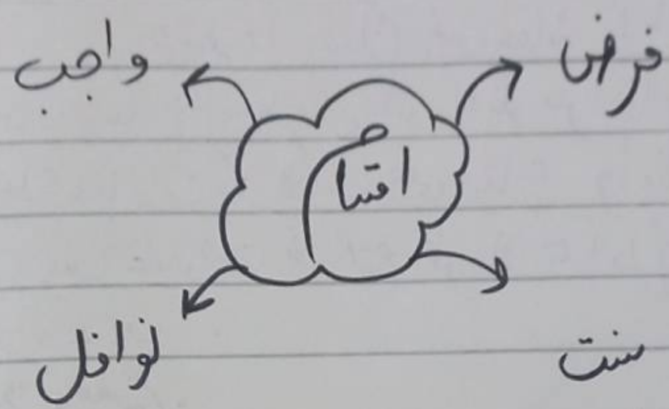

١) فرض نمازیں:

یہ وہ قسم ہے جس کی نہ کرنے پر انسان گناہ کا مرتکب بن جاتا ہے۔ اسکے مزید دو قسمیں ہیں۔

- فرض عین
- فرض کفایہ

فرض عین:

یہ وہ نماز ہے جو انسان سے الگ سوال ہوگی۔ اس کا اجر انسان کو علیحدہ دیا جائیگا۔ اگر کوئی اسکو انجام دیں تو جزا اور اگر نہ دیں تو سزا کا مرتکب بن جاتا ہے۔ اس میں دن کے پانچ نمازیں اور نماز جمعہ شامل ہے۔

فرض کفایہ:

یہ وہ نماز ہے جو معاشرتی طور پر ادا کی جاتی ہے۔ اگر پورے معاشرے میں کوئی ایک شخص

کریں تو معاشرہ گناہ سے بچ جاتا ہے اور کوئی بھی نہ کریں تو پورہ معاشرہ گناہ گار تصور رہوتا ہے اسکی مثال نمازِ جنازہ ہے۔

۲) **سنت نمازیں:**

یہ وہ نمازیں ہے جو حضور ﷺ نے کبھی بھی نہ چھوڑے ہو۔ انکا نہ کرنا انسان کو گناہ گار بنا دیتا ہے۔ دن میں پانچ اوقات فرض کے ساتھ سنت نمازیں بھی ہوتی ہے۔ نمازِ تراویح سنت نمازوں میں شمار ہوتی ہے۔

۳) **نوافل نمازیں:**

یہ وہ نمازیں ہے جو انسان اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے، اپنی حاجت کی حصول یا پھر سورج، چاند گرہن کی موقع پر ادا کرتا ہے۔ بارش کیلئے بھی نوافل پڑھی جاتی ہے۔ نمازِ اشراق، نمازِ کسوف، خسوف، استسقی وغیرہ نوافل نمازیں ہے

۴) **واجب نمازیں:**

وہ نمازیں جسکی نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں لیکن انجام دینے پر بڑا اجر ملتا ہے جیسے عیدین کی نمازیں۔ عیدالفطر اور عیدالضحٰی کی موقع پر دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے اور اسکے بعد خطبہ۔ یہ بڑا اجر کا کام ہوتا ہے۔

III نماز کی سماجی اثرات:

نماز انسان کو معاشرے میں اچھا اور بہتر انسان بنانے میں کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

۱) یکسانیت کا جذبہ:

نماز انسان میں یکسانیت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ جب انسان پانچ مرتبہ دن میں کندھے سے کندھا ملا کر اللہ کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو اس میں خود کو دوسرے کے برابر تصور کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے

۲) اتفاق و اتحاد کا بیج:

نماز انسان میں اتحاد و اتفاق کا بیج بو دیتا ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنے سے انسانی معاشرہ ایک مضبوط اور امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ مسلمان دوسرے مسلمان کو بھائی سمجھ کر معاشرتی کاموں میں پورے دل سے حصہ لیتا ہے۔

۳) باہمی دکھ درد کا جذبہ:

جب انسان دن میں پانچ مرتبہ ملتا ہے تو وہ ایک دوسرے کے غموں اور تکلیفوں سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس میں دوسروں کی دکھ درد کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

IV نماز کی اخلاقی اثرات:

نماز انسان کو برے کاموں سے روکتی اور اچھائی کی طرف راغب کرتی ہے جیسے اللہ فرماتے ہیں: "نماز بے حیائی کی کاموں سے روکتی ہے"۔ - القرآن

۱) فرض شناسی کا جذبہ:

نماز انسان میں فرض شناسی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ جب انسان اللہ کے حضور کھڑا ہوتا ہے تو وہ یہ تصور کرتا ہے کہ میرے زندگی کا مقصد متعین ہے اور مجھے اس کی کیلئے اپنی پر ممکن کوشش کرنی ہے۔

۲) پاکیزگی و طہارت:

نماز چونکہ انسان سے پانچوں وقت وضو، صاف ستھرے کپڑوں اور صاف جگہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اسلئے انسان میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتا ہے۔

۳) نظم و ضبط:

انسان پانچ مرتبہ اللہ سے ملتا ہے۔ دنیاوی کاموں سے دور رہ کر یہ انسان میں نظم و ضبط پیدا کرتا ہے۔ جسطرح حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے وقت کے حکمرانوں کو خطوط لکھیں تھی کہ "تم میں سے جو نماز کو قائم کرتا ہے تو باقی امور کو بخوبی انجام دے سکتا ہے اور جو نہیں کرتا تو وہ باقی کاموں کو بھی نہیں کر سکتا۔"

۴۔ **تعمیریت:**

نماز سے انسان کی اخلاق اچھے بن جاتے ہے۔ جب انسان برے کام کرنے کا سوچتا ہے تو وہ ڈر جاتا ہے کہ اگلے لمحے مجھے اللہ کے ہاں کھڑا ہونا کس منہ سے کھڑا رہونگا۔ یہ احساس انسان کو اخلاق کے اعلی درجے پر پہنچاتا ہے۔

V۔ نماز کی روحانی اثرات:

جسطرح نماز انسان کو سماجی، اور اخلاقی طور پر بہتر بناتا ہے اسطرح نماز انسان کو روحانی بالیدگی بھی میسر کرتا ہے۔

۱۔ **اللہ کی قرب:**

نماز سے انسان اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے جسطرح حضور نے فرمایا "نماز اصل میں اللہ کے ساتھ چپکے چپکے باتیں کرنا ہے"! جب انسان پورے دل اور خلوص کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو جو سکون اور اللہ کی قربت حاصل ہوتی ہے تو وہ بیان کردہ نہیں ہے۔

۲۔ **مغفرت کا ذریعہ:**

نماز انسان کے مغفرت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ حضور نے ایک مرتبہ ایک درخت ہلایا جس پر اسکی تمام پتے جھڑ گئے اس پر حضور نے فرمایا جب انسان نماز پڑھتا ہے تو اس سے سارے گناہ اسطرح جھڑ جاتے ہے جسطرح اس

درخت سے پتّا۔

۳) **روحانی سکون:**

انسان زندگی میں غم اور خوشی سے ملتا ہے۔ جب انسان کو بے سکون ہوتا ہے تب سجدہ ہی اسکو سکون بخش دیتا ہے۔ انسان پانچ مرتبہ دنیا کے کاموں اور غموں سے دور بھاگ کر اللہ کے حضور سجدہ کرتا ہے اور سارے غموں اور پریشانیوں کو پھینک دیتا ہے۔

۴) **برائیوں سے اجتناب:**

نماز انسان کو برائی سے روکتا ہے جب انسان کو پتہ ہوتا ہے کہ اگلے لمحے اللہ سے ملاقات ہوگی تو وہ شیطان کے وسوسوں سے خود کو بچا لیتا ہے اور اچھے کاموں کی طرف اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے۔

۵) **کامیابی کا ذریعہ:**

نماز نہ صرف دنیا میں اللہ کے ہاں سرخرو ہونے کا ذریعہ ہے بلکہ آخرت میں بھی سب سے پہلے جن اعمال کے بارے میں پوچھا جائیگا وہ نماز ہی ہے۔ اسطرح یہ انسان کو کامیابی اور کامرانی کی راہ پر گامزن کر دیتا ہے۔

VI **خلاصہ کلام:**

نماز اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اس انداز سے حمد و ثنا پڑھنے کا نام ہے کہ یا تو

بندہ اللہ کو دیکھ رہا ہے یا پھر اللہ بندے کو۔ نماز انسان کو روحانی، اخلاقی اور سماجی طور پر کامرانی بخشتا ہے۔ یہ انسان کو گناہ سے روکنے، بے حیائی کے کاموں سے دور کرنے اور اللہ کی قربت حاصل کرنے کا جذبہ دیتا ہے۔ یہ انسان میں وقت کی پابندی، طہارت، نظم و ضبط، عفو و درگزر اور سکون جیسے جذبوں کو پیدا کرتا ہے۔

سوال نمبر 3

I اسلام میں انسانی وقار:

اسلام نے انسانی وقار کو تسلیم کیا ہے۔ انسان کو باقی مخلوقات پر شرف حاصل ہے۔

ا) اشرف المخلوقات:

اللہ نے انسان کو جو مرتبہ دیا ہے وہ دنیا کی کسی مخلوق کو نہیں دیا ہے۔ اور انسان کو خود اشرف المخلوقات قرار دیا ہے۔ یعنی سب سے اعلیٰ مخلوق۔

۲) فرشتوں سے سجدہ:

فرشتے اللہ کی نیابت ہی فرمانبردار اور معصوم مخلوق ہے۔ اللہ نے انسان بنانے کے بعد فرشتوں کو حکم دیا کہ اسکو سجدہ کریں تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جسکی وجہ سے وہ کافر ہو گیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ کے ہاں ہم انسان کی قدر بہت زیادہ ہے۔

۳) دنیا کا وجود:

اللہ نے تمام دنیا اور اس کی چیزیں انسان کیلئے پیدا کی ہے۔ سورج، چاند ستارے یہاں تک کہ گلیکسی وغیرہ سب انسان کی وجہ / انسان کیلئے ہے۔

II اسلام میں خواتین کا وقار:

جیسے اسلام نے خواتین کو عزت اور وقار بخشی ہے شاید ہی کوئی دوسرا مذہب بخشتا ہو۔

۱) برابر حقوق کا تصور:

اسلام نے خواتین کو مردوں کے برابر حقوق دیے ہے چاہے وہ جس میں ہو، لینے اختیار کرنے میں یا خود اپنی مرضی کا فیصلہ کرنا ہو۔ مغرب کے دنیا میں عورتوں کو اپنے حقوق کیلئے آج تک لڑنا پڑ رہا ہے۔ لیکن اسلام نے 1400 سال پہلے ہی خواتین کے حقوق سے آگاہ کیا ہے۔

۲) دینی عبادات میں رعایت:

اسلام نے عورتوں کو دینی عبادات میں بھی رعایت دی ہے۔ کہ دورانِ حیض اور بچے کی پیدائش کے وقت روزہ اور نماز سے چھٹی۔ اسکے علاوہ اگر بچے کی دودھ میں کمی واقع ہوتی ہے تب بھی اسلام اجازت دیتا ہے۔

۳) مرضی کا پیشہ اور رشتہ کرنے کی اجازت:

اسلام نے عورتوں کو وقار اسطرح بخشتا ہے کہ اسے اپنے مرضی سے کام کرنے کی پوری اجازت دی ہے۔ بعض لوگ عورتوں کو گھر کی چار دیواری سے باہر جانے کو کفر اور گناہ سمجھتے ہے جبکہ اللہ نے خود قرآن میں پردے کا حکم کرتے اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ عورت مجبوری کی حالت میں پردہ کر کے گھر سے نکل سکتی ہے۔ اسکے علاوہ عورت کو مرضی کا شریکِ حیات لینے کرنے کا بھی حق دیا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے انکے نکاح سے پہلے پوچھا تھا۔

۴۔ **علم کا حصول پر تاکید:**

اسلام میں عورتوں کو مردوں کے برابر علم حاصل کرنے پر تاکید کی گئی ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

یہ حدیث ثبوت ہے کہ اسلام نے عورت کو علم کرنے کی اجازت دی۔ اگر مغرب کی طرف دیکھا جائے تو زیادہ تر تحریکیں اسی موضوع پر ہوتی ہے کہ عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق نہیں دی جاتی۔

۵۔ **طلاق اور خلع کا حق:**

جبکہ دوسرے مذاہب میں عورتوں کو زیادہ آزادی حاصل ہیں۔ اسلام نے انکو خلع کا حق دیا ہے۔ دوسری شادی بیوہ مطلقہ اور دوسرے مذاہب میں گناہ کا کام تصور ہوتا ہے جبکہ اسلام نے حضور ﷺ کے ذریعے اس کو جائز قرار دیا ہے۔

۶۔ **بحیثیت بیوہ وقار:**

دوسرے مذاہب میں عورت بیوہ ہوتی ہی تو کسی کام کے لائق نہیں تصور ہوجاتی ہے لیکن اسلام بیوہ کو بھی وقار بخشتا ہے۔

۷) **خطبہ حجۃ الوداع میں تاکید:** حضور نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تین مرتبہ ایک بات دہرائی تھی کہ "عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔" جب خود حضور نے انسانوں کو عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا ہے تو یہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ عورت ذات کو کتنا برتر تصور کرتا ہے۔

۸) **قرآن میں عورت کا ذکر:** اللہ نے قرآن میں بھی عورتوں کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔ اور سورۃ النساء جو کہ عورت پر ہے نازل فرمائی ہے۔ جس میں حق مہر، وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

۹) **بحیثیت ماں:** اسلام نے عورت کو بحیثیت ماں ایک عظیم درجہ دیا ہے کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ اسطرح ایک عورت نہ صرف بحیثیت بیوی بلکہ بحیثیت ماں بھی عزت وقار کی لائق ہے۔

۱۰) **بحیثیت بیٹی:** حضور نے خود فرمایا ہے کہ "جس شخص کے دو سے زیادہ بیٹیاں ہو اور وہ ان کو اچھی طرح پرورش کریں تو وہ جنت میں میرے ساتھ دو انگلیوں کی طرح قریب رہے گا۔"

III خواتین کے وقار کو برقرار رکھنے کی کوشش:

اسلام نے ہر دور میں خواتین کو وقار بخشا ہے۔

۱) **حضرت مریمؑ کا دور:**

اللہ نے حضرت مریمؑ کو حضرت عیسیٰؑ دیا تھا۔ عرب کے لوگ باتیں کرنے لگے اور پوچھنے لگے۔ تو اللہ نے عیسیٰؑ کو شیر خواری کی عمر میں بولنے کی صلاحیت دی دی اور اسطرح مریمؑ کو زمانہ کے برے نظروں اور ہر طرح سے محفوظ کیا۔

۲) **حضرت عائشہؓ کے ہار کا واقعہ:**

ایک مرتبہ حضورؐ عائشہ کے ساتھ مدینہ کے طرف سفر کر رہے تھے کہ راستے میں وہ چھوٹ گئی۔ حضورؐ دیگر صحابیوں کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے اور عائشہ پیچھے رہ گئی۔ جب یہ مدینہ کی یہودیوں نے بڑی غلطا بنانی شروع کر دی اور حضورؐ کو برا بھلا کہنے لگ گئے۔ عائشہؓ کو اس بات کا پتہ بہت دیر بعد چلا۔ حضورؐ کو بلا کر اپنے والدین کے سامنے بٹھایا اور کہنے لگی کہ آپ کیا سوچتے ہے۔ اللہ نے اسے وقت انکی حیا پر آیت نازل فرمائی۔

۳) **حضورؐ کی متعدد شادیاں،**

اللہ نے حضورؐ کو بیوہ، طلاق شدہ اور کمزور عورتوں سے شادی کرنے

کا حکم دیا۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ
اللہ نے ہر دور میں عورتوں کی وقار کو برقرار رکھنے
کی تاکید کی ہے۔

قبل حضور بیٹیوں کا زندہ دفنانا:

حضور سے پہلے زمانہ
عرب میں بیٹیوں کو قتل کرنا اور بیٹیوں کو زندہ
دفنانے کا رواج تھا۔ حضور کی آمد نے یہ جہالت
ختم کر دی اور اسطرح بیٹیوں کو عزت اور
وقار کا مقام بخشا۔

خلاصہ کلام:

اگر غور کیا جائے تو اسلام نے
ہر دور میں ہر جگہ ہر عورت کو وقار بخشا ہے۔
اسکی ذاتی زندگی سے لیکر معاشرتی زندگی تک
اسکو جائز حقوق دینے پر زور دیا ہے۔ اسلام
کی تاریخ عظیم عورتوں کے کارناموں سے بھری پڑی
ہے۔ حضور کے وقت عورتوں کا تجارت میں حصہ
لینا، معلم ہونا وغیرہ اس بات کا ثبوت ہے
کہ اللہ نے یہ کام جائز قرار دی ہے۔

148 minit